مولای صل وسلم دائما ابدا　　علی حبیبک خیر الخلق کلهم

درسِ حدیث

اُستاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں "مجلسِ ذکر" منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں اُنہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اَجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین و احباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است　　خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ۴، ۴ ستمبر ۱۹۸۱ء

الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ سیّدنا و مولانا محمد و اٰلہ و اصحابہ اجمعین

زندگی اللہ کا انعام ہے

اما بعد! اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو یہ زندگی عطا فرمائی ہے درحقیقت یہ اُس کا انعام ہے، اگر کوئی آدمی اس انعام کو ختم کرنا چاہے تو گناہگار ہوگا، اور اس طرح ختم کر کے خودکشی کرلے گا تو عذاب ہوگا۔ جس چیز سے خودکشی کی ہے جس طرح وہ مرا ہے وہی تکلیف اُس کی چلتی رہے گی۔ ویسے چاہے وہ تھوڑی دیر بعد خود ہی مرجاتا، خون زیادہ بہنے سے یا کسی اور چیز سے، لیکن اُس نے فرض کرو کہ خودکشی کرلی تو یہ جو تکلیف ہُوئی، یہ جو اُس نے کام کیا ہے یہ شدید چیز بن جائے گا

ایک شخص کے خودکشی کرنے کا قصّہ

حدیث شریف میں ایک شخص کا قصہ اسی طرح کا آتا ہے۔ بہت اچھی طرح لڑتا رہا، صحابہ کرام نے تعریف کی آپ نے فرمایا وہ تو اہلِ نار میں ہے۔ تردد ہُوا صحابہ کرام کو، دیکھتے رہے لگے، زخمی ہوا جب وہ تو اُس نے

پھر یہ کیا کہ تلوار اُلٹی کر کے خود اپنے آپ اس کے اُوپر اُلٹا ہو گیا۔ اور اس طرح اس نے جان دی صحابہ نے آکر بتلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ بھی بتلایا کہ ہم لوگوں کو یہ تردد تھا کیونکہ اُس نے لڑنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ دُشمن کا اِکّا، دُکّا آدمی جہاں کہیں ملتا تھا یہ اُس کی تاک میں رہتا تھا کہ کوئی میدان جنگ میں سے ذرا سانس لینے کے لیے اِدھر ہُوا یا اُدھر ہُوا یہ اُسے نہیں چھوڑتا تھا اس طرح اس نے بہت آدمی مارے اُن کے، تو ہمیں اس کے بارے میں یہ سُن کر تردد اور شبہ ہو گیا تھا، ہو سکتا ہے کہ شبہ یہ ہو کہ جو مراد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ممکن ہے وہ کوئی اور شخص ہو۔ پھر آپ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ لَیُؤَیِّدُ ھٰذَا الدِّیْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ بُرے آدمی سے بھی اللہ تعالیٰ دین کا کام لے لیتے ہیں۔ ایسے ہوتا رہتا ہے کہ دین کا کام وہ کر رہا تھا، وہ تمہاری نظر میں تھا باقی جو اس کا تعلق خُدا کی ذات کے ساتھ تھا وہ اس طرح کا نہیں تھا کیونکہ خدا کی ذات کے لیے جو لڑتا ہے بس وہ ہے جہاد، باقی ناموری یا بہادری ظاہر کرنا یا کوئی اور غرض ہو جائے داخل اس میں، وہ جہاد نہیں رہے گا۔

اللہ تعالیٰ شرک سے بے نیاز ہے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ[1] مَیں تو بہت بے نیاز ہُوں شرک سے۔ یعنی شرک جہاں آیا میں اس کو چھوڑ دیتا ہُوں اس کے حال پر، میرے سے اس کا تعلق جو ہے وہ کم ہو جائے گا جس کو اس نے شریک کیا ہے اپنے ذہن میں پھر وہ جانے اور وہ جانے، تو تعلق مع اللہ بڑی ضروری چیز ہے۔

تکالیف آتی رہتی ہیں

اَب یہ زندگی جو ہے یہ نعمت ہے خُدا کی دی ہُوئی، اَب رہیں تکالیف تو تکالیف آتی رہتی ہیں، آتی بھی رہتی ہیں جاتی بھی رہتی ہیں۔ اللہ کا وعدہ ہے اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ تنگی کے ساتھ یُسْر آسانی لگا رکھی ہے اللہ نے فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ ڈبل ذکر فرمایا۔ بار بار ذکر فرمایا۔ ایسے ہوتا رہتا ہے۔ کبھی یہ حال کبھی وہ حال اور اس میں ثواب ہے جب پریشانی آئے گی تو ثواب ہو گا۔

---

[1] مشکوٰۃ، ص: ۴۵۴

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا وعظ فرمانا

ایسے ہُوا کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ صحابہ کرام بیٹھے ہُوئے تھے۔ صحابہ کرام کہتے ہیں آپ نے ہمیں وعظ فرمایا اور وعظ ایسا فرمایا کہ طبیعت میں اس سے رقّت پیدا ہوگئی۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ رونے لگے اور زیادہ دیر روئے اور پھر انہوں نے یہ جملہ کہا یَا لَیْتَنِیْ مُتُّ" میں مرگیا ہوتا، تو جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا" یَا سَعْدُ! أَعِنْدِیْ تَتَمَنَّی الْمَوْتَ؟" یعنی میری زندگی میں میرے پاس ہوتے ہُوئے، میرے ساتھ رہتے ہُوئے تم موت کی تمنّا کرتے ہو، یہ زندگی اور جو ساتھ ہے یہ تو آخرت کی تیّاری کے اعتبار سے بہت ہی قیمتی ہے تو اس تیّاری میں کمی آئے گی اگر جلدی موت ہوجائے تو، تو یہ تو غلط بات کر رہے ہو۔ اور تین دفعہ فرمایا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے یہی جملہ، ارشاد فرمایا پھر کہ دیکھو آدمی اگر آخرت اچھی ہونی ہے اس کی، جنّت میں جانا ہے اس نے تو بس یوں سمجھو فَمَا طَالَ عُمْرُكَ وَحَسُنَ عَمَلُكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ "[1] عمر جتنی بھی لمبی ہوجائے اور نیکیاں جتنی بھی زیادہ ہوجائیں یہ تمہارے لیے بہتر ہی ہوتا ہے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضؓ کے مناقب

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ جو عشرہ مبشرہ میں ہیں۔

جو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ماموں ہیں۔

جو بہت بہادر ہیں اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو بڑے پسند تھے۔

ایک دفعہ آئے تو فرمایا کہ دیکھو یہ میرے ماموں ہیں۔ کسی کا ہے ایسا ماموں رشتے میں؟ رشتہ ہوتا ہے سبب نہیں ہوتا، رشتہ بنتا تھا اس رشتے سے وہ ماموں لگتے تھے۔

اور ہاتھوں میں کوئی ایسی طاقت اُن کے اللہ نے بخشی تھی کہ وہ تیر اندازی میں نہیں ہارتے تھے۔ تھکتے ہی نہیں تھے، تو معرکوں میں ایسا بھی ایک معرکہ ہُوا ہے کہ جو آدمی بھی گزرا تیر لیے ہُوئے آپ نے فرمایا کہ تم تیر انہیں دیتے جاؤ، اور ان کے لیے دُعا فرمائی آپ نے کہ اے

---

[1] مشکوٰۃ، ص: ۱۴۰۔

اللہ ان کا تیر سیدھا لگے۔

اور فرمایا کہ اللہ ان کی دُعا قبول فرمالے جب بھی یہ دُعا کریں، ایک دفعہ خوش ہوکر فرمایا "فِدَاکَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ"[1] فِدَاکَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ محاورہ ہے کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں، تو یہ ہے اس زمانے میں جب صرف تین آدمی مسلمان ہوئے تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں اس وقت مسلمان ہوگیا تھا ایک ہفتے تک میں اسلام کا ایک تہائی رہا ہوں۔

فاتحِ ایران ہیں یہ، قادسیہ اور دوسرا معرکہ جو ہے اُنہوں نے ہی فتح کیا۔

حضرت خبّاب رضی اللہ عنہ کا واقعہ

حضرت خباب رضی اللہ عنہ کا آپ نے نام مبارک سنا ہوگا جب وہ مسلمان ہوگئے تو اُنہیں انگاروں پر لٹا دیتے تھے سارے مل جل کے، لفنگے، غنڈے جمع ہوئے، پہلوان جمع ہوئے اور مذاق اُڑایا اور ایذاء رسانی کی حتّٰی کہ اُن کے کمر کی چربی نظر آنے لگی تھی۔ آخری دَور کی بات ہے فرماتے ہیں تکلیف ہوئی کوئی اور اس میں ایسے ہوجاتا ہے بعض دفعہ کہ علاج پہلے بھی کیا کرتے تھے اَب بھی ہے وہ علاج، نکسیر کسی کا بند نہ ہو تو ٹانکا لگاتے ہیں تاکہ وہ بند ہوجائے، اس طرح کی کوئی تکلیف تھی، رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ علاجوں میں جو چند چیزیں ہیں، تین چیزیں ذکر فرمائیں۔ فرمایا کہ ایک علاج یہ بھی ہے۔ یعنی دُرست ہے بلا شُبہ ٹھیک ہے، لیکن میں اپنی اُمّت کو اس علاج سے منع کرتا ہوں۔ میری اُمت میں جو مُسلمان ہیں جو میری بات مانتے ہیں وہ نہ کریں ایسے۔

تو بلا وجہ یا تھوڑی تکلیف پر یا بہت سی بیماریوں کا علاج تھی یہ چیز، تو وہ تو بند کر دی گئی۔ اَب رہ گئی وہ بیماری کہ جس کا اس کے سوا کوئی علاج ہی نہ ہو تو اس میں ایسے ہے کہ احادیث میں ملتا ہے کہ اُنھوں نے کیا ہے ایسے۔ اَب اُن کو تکلیف تھی اس تکلیف میں اُنھوں نے سات جگہ اپنے دغوایا، داغ لگوایا "کَیْ" یا سات دفعہ لگوایا بظاہر یہ کہ سات جگہ اُنھیں تکلیف تھی اور اُنہیں یہ علاج کرنا پڑا تو فرمانے لگے میں نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے یہ سُنا ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ ص: ۵۶۷۔

موت کی تمنّا کرنا نقصان ہے

"لَا یَتَمَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ" اگر میں نے یہ نہ سُنا ہوتا آپ سے، کہ آپ نے منع فرمادیا ہے کہ موت کی تمنّا کوئی نہ کرے کیونکہ موت کی تمنّا نقصان ہے اگر کوئی تکلیف بیں ہے تو اجر مِل رہا ہے اُسے اور جتنا وقت مل رہا ہے وہ آخرت کے لیے اس کو نیکی کا اور موقع مل رہا ہے جو بعد میں نہیں ملے گا۔ موت کے بعد تو عمل ختم ہوگیا۔ موت کے بعد تو پھر جزا کا سلسلہ شروع ہوجاتا ہے تو اگر میں نے یہ نہ سُنا ہوتا لَتَمَنَّیْتُہٗ تو پھر میں تمنّا کرلیتا اس قدر تکلیف ہوئی ارشاد فرمایا۔

زیادہ مال امتحان ہو سکتا ہے

وَلَقَدْ رَاَیْتُنِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اور کچھ یہ پیسوں سے بھی پریشان ہوتے تھے کہ پیسے آگئے تھے یہ گھراتے تھے کہ یہ جو آگئے ہیں تو کہیں آخرت کی چیزوں میں کمی نہ آجائے اس سے بہتر تھا کہ ہم یہاں سے چلے ہی جائیں، چنانچہ وہ بیچ میں لے آئے کہ میں تو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دور میں اس حالت میں تھا۔ مَا اَمْلِکُ دِرْھَمًا کہ ایک درہم بھی ایک روپیہ بھی میرے پاس نہیں ہوتا تھا اور۔ وَاِنَّ فِیْ جَانِبِ بَیْتِیَ الْاٰنَ لَاَرْبَعِیْنَ اَلْفُ دِرْھَمٍ اور اب تو میرے گھر کے ایک کونے میں چالیس ہزار درہم پڑے ہیں گویا ایک جسمانی تکلیف اور ایک اُنھیں یہ تھی ذہنی کوفت کہ ہمارے پاس جو روپیہ ہے یہ کہیں امتحان تو نہیں ہے، اس کے بعد اُن کے پاس لا گیا اُن کا کفن منگایا اُنھوں نے۔

کفن کا کپڑا رکھنا درست ہے

وہ (کفن) تیار رکھنا یا کفن کا کپڑا رکھنا یہ ثابت ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے زمانے میں بھی ثابت ہے ایک عورت آئی اور اُس نے آپ کو ایک چادر پیش کی اور اُس نے کہا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے تیار کی ہے اس لیے جناب پہنیں اور اتّفاق یہ کہ اس وقت آپ کے پاس کمی تھی، چادر کی ضرورت تھی۔ وہ آپ نے لے لی پہن لی۔ ایک صحابی نے دیکھا اور اُنھوں نے کہا کہ یہ بہت ہی اچھی لگ رہی ہے مجھے بہت ہی اچھی لگ رہی ہے کئی دفعہ جب اُنھوں نے کہا تو اتنی تعریف کرنا بھی

ایک طرح کا مانگنا جیسا ہوتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو دے دی۔ اُنھوں نے جب لی تو ساتھیوں نے کہا کہ یہ تم نے بہت بُرا کیا۔ تمہیں یہ پتہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت تھی اور تم نے اُکْسِنِیْھَا کہہ دیا۔ یہ تو مجھے دے دیجیے۔ تم جانتے ہو۔ اِنَّہٗ لَایَرُدُّ سَائِلاً۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مانگنے والے کو منع نہیں فرماتے۔ پھر تم نے ایسے کیوں کیا؟ وہ کہنے لگے مَیں نے تو اس لیے لی ہے کہ میرا کفن بن جائے اور زندگی کا نقطہ نظر وہی تھا ان کا، یعنی کیا پتہ اس مجلس کے بعد موقع بھی نہ مل سکے۔ مَیں مانگ ہی نہ سکوں۔ تو اس طرح ذہن میں اُن کے ہر وقت رہتا تھا، آخرت کی تیاری اُن کے سامنے ہر وقت رہتی تھی۔ وہ تصوّر اور بُرائیوں سے رُکنا تمام چیزیں تھیں تو آپ نے منع نہیں فرمایا کہ اُس نے بُرا کیا یا کسی ساتھی نے کچھ نہیں کہا۔ یہ تو دلیل ہوئی اس بات کی کہ صحابہ کرام نے ایسا کیا ہے چنانچہ کفن لایا گیا تو اُنھوں نے دیکھا، تو ابھی تو وہ کہتے تھے کہ میرے پاس اتنے درہم ہیں کفن آیا تو اُنہیں ایک اور بات یاد آگئی۔ رونے لگے پھر فرمانے لگے کہ حمزہ رضی اللہ عنہ جو چچا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جب اُنہیں کفن پہنایا گیا تو ایک چادر تھی وہ بھی چھوٹی سی اور ایسے تھی کہ جب اُن کا سر ڈھانپتے تھے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور جب پاؤں ڈھانپتے تھے تو سر کھل جاتا تھا۔ اُنہیں کفن ہی نہیں ملا پُورا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ان کے سر پہ تو چادر ڈھانپ دو اور پاؤں کے اُوپر گھاس ڈال دو۔

تو اُن کا حال تو یہ رہا، میرا حال یہ ہے کہ میرے پاس پُورا کفن موجود ہے، تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف توجہ دلائی کہ انسان کو اس زندگی کو غنیمت سمجھنا چاہیے کوئی آدمی موت کی تمنا نہیں کر سکتا۔ کوئی آدمی خودکشی نہیں کر سکتا۔ کوئی آدمی کسی وقت بھی اجر سے خالی نہیں جا سکتا۔ اگر وہ نیکی کر رہا ہے تو نیکیاں بڑھ رہی ہیں انسان کو حوصلہ دینے والی بہت بڑی بڑی چیزیں ہیں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلائیں۔

اور فرما دیا یہ تو امانت ہے تمہارے پاس یہ زندگی اور یہ انعام ہے خُدا کا۔ اس امانت میں کوئی تصرف تم نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت میں آپ کا ساتھ نصیب فرمائے آمین۔